https://doi.org/10.58352/tis.v48i1.913

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
SZIC
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

تفسیر ابن ابی حاتم کے چند ضعیف رُواۃ کا تحقیقی مطالعہ

A RESEARCH STUDY OF SOME ZA'EEF NARRATORS OF THE HADITH IN TAFSEER IBN-I-ABI HATHIM

Shehla Shams
M. Phil Scholar, Dept of Arabic and Islamic Studies
Women Universsity Swabi
Email: shehlashamms@gmail.com

Dr. Abid Iqbal
Associate Professor, Government Post Graduate College,
Gohati, Swabi

Dr. Shams ul Hussain Zaheer
Chairperson, Dept of Arabic and Islamic Studies
Women Universsity Swabi
Email: shams.hussain@wus.edu.pk

Abstract:

Imam Ibn-i-abi Hathim is a great scholar of third century (A.H) as he has contribute a lot to many aspects of many Islamic sciences. He is an interpreter of the Holy Quran and a great contributor to Jarh and Ta'deel of the narrators of the Ahadiths of the Holy Prophet (S.A.W.W). He wrote down many books regarding various Islamic sciences. One of these books is his Tafseer known as Tafseer Imam Ibn-i-abi Hathim, which is known as reference book for interpretation of the Holy Quran, wherein he focused to note a Hadith or an Asar attached with chain of narrators i.e. تفسیر بالماثور. He narrated many kinds of Ahadith in this book, with both kinds of narrators i.e. trustworthy and weak. As it is a combination of the said two kinds so we separated some selected narrators (رواۃ) amongst them and described it in research mentioning short biography of each narrator (راوی), along with an attachment of a simple of his narrations (روایت).

Key words: Tafseer Imam Ibn-i-abi Hathim, Narrators, trustworthy, weak, samples

قرآن کریم چونکہ بنی نوعِ انسان کے لیےایک جامع اور مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو سے بحث کرتی ہے۔اس لیے اس کی تفسیر وتشریح کے لیےاصل ماخذ رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ ہیں جو ہمیں اِن آیاتِ قرآنیہ کی تشریح اور علمی تفسیر کی حدود متعین کرتی ہیں۔اُن کے بعد صحابۂ کرام،تابعین واتباعِ تابعین نے اپنی بساطِ علم کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کی اور اُن کے یہی فرامین سینہ بہ سینہ ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتی رہیں ۔ اور اس کے ساتھ بعض علماء اِن اقوال کو تحریری

شکل میں محفوظ کرتے ہیں جن میں سے ایک امام ابنِ ابی حاتم کی تفسیر ہے جس میں اُس نے اپنی سند سے روایت کردہ اقوالِ مفسرین کو جمع کیا۔ یہ ماثور باسند تفسیر کی ایک قسم ہے اور اس میں مرفوع وموقوف احادیث،اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض ضعیف احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ تفسیر مخطوط شکل میں محفوظ تھی اور حال ہی میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے۔ اس لیے اردو دان طبقہ کے لیے اس تفسیر میں چند ضعیف احادیث کا مطالعہ کیاجائے اور اس کی اسنادی حیثیت سے بحث کرنا نہایت اہم سمجھا جاتاہے۔

یہ موضوع دو اہم مباحث پر مشتمل ہے؛ مبحثِ اول میں امام ابن ابی حاتم کی حالات زندگی کو مد نظر رکھاجائے گا جب کہ مبحثِ ثانی میں تفسیر ابن ابی حاتم میں وارد چند ضعیف احادیث کا تحقیقی مطالعہ کیاجائے گا۔

مبحثِ اول:امام ابن ابی حاتم کے حالاتِ زندگی

آپ کا نام ونسب:

عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس بن منذر بن داؤد بن مہران، تمیمی، الحنظلی، الرازی۔ کنیت ابو محمد اور ابن ابی حاتم کے نام سے مشہور ہوئے ۔ آبائی علاقہ اصبہان (ایران) ہی ہے پھر رے کی طرف منتقل ہوگئے جو کہ دیلم (ایران) کے شہروں میں سے ایک بڑا شہر ہے۔ اسی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔[1]

پیدائش اور پرورش:

آپ کی پیدائش اپنے آبائی علاقے ایران میں ۲۴۰ھ بمطابق ۸۵۴ء میں ہوئی۔ ابن ابی حاتم کا تعلق ایک علمی ذوق رکھنے والے خاندان سے تھا ۔ آپ کے والد محترم ابو حاتم الرازی بھی ایک بلند پایہ محدث تھے جنہوں نے نہایت ہی احسن انداز سے آپ کی تربیت کی۔ آپ کا تعلیمی سلسلہ کچھ یوں چلا کہ پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے تو اسی لیے بچپن میں ہی پہلے قرآن مجید سیکھا اور حفظ کیا اوراس کے دیگر علوم کا علم حاصل کیا۔ اس کے بعد علم الحدیث اور علم الرجال وغیرہ کا علم حاصل کیا۔ ابن ابی حاتم نے کہا: میرے والد نے مجھے حدیث میں اس وقت تک کام نہیں کرنے دیا جب تک کہ فضل بن شاذان کے ذریعے قرآن مجید کی تلاوت نہ کریں، پھر حدیث لکھنا شروع کر دیا۔[2]

آپ کے علمی اسفار:

خطیب الرازی فرماتے ہیں:

"عبد الرحمن کے تین اسفار تھے۔ پہلی سفر اپنے والد کے ساتھ سن ۲۵۵ھ اور دوسری سفر اکیلے سواحل شام، اور مصر کو سن ۲۶۲ھ کو سفر کیا۔ پھر سن ۲۶۴ھ کو اصبہان منتقل ہوئے۔ رے، بغداد اور اسکندریہ کی طرف بھی سفریں کی۔[3]

علمی تصانیف:

امام ابن ابی حاتم اپنے زمانے کے بڑے علمائے جرح وتعدیل میں سے تھے اور اس فن کے بلا منازع امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی مختلف تصانیف درجہ ذیل تھے۔

آپ کی تصانیف کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے یعنی: مطبوع و غیر مطبوع؛

مطبوع کتب:

۱۔ تفسير القرآن العظيم مسندا عن الرسول والصحابة والتابعين "تفسیر ابن أبی حاتم" مکتبۃ المحمودیۃ بالمدینۃ المنورۃ سے چھپی ہیں۔[۴]

۲ ۔ زبد الثمانية من التابعين في الحديث مدینہ سے ۱۴۰۴ھ اور ۱۴۰۸ھ میں چھپی ہیں۔[۵]

۳۔ مَنَاقِب الامام الشَّافِعِي: یہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۷۲ھ میں عبد الغنی عبد الخالق کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہیں۔[۶]

۴۔ بيان خطأ محمد بن إسماعيل البخاري في تاریخ: یہ کتاب ہند (حیدر آباد دکن) سے ۱۳۸۰ھ میں عبد الرحمن بن یحیی کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہیں۔[۷]

۵ ۔ مُقَدّمَة الْجرْح وَالتَّعْدِيل: یہ کتاب ہند (حیدر آباد دکن) سے ۱۳۷۱ھ میں عبد الرحمن کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہیں۔[۸]

۶۔ كتاب الجرح والتعديل - في رجال الحديث: یہ کتاب ہند (حیدر آباد دکن) سے ۱۳۷۳ھ میں دائرۃ المعارف العثمانیۃ سے چھپی ہیں۔[۹]

۷۔ علل الحديث وبيان ما وقع من الخطأ والخلل في بعض طرق الأحاديث المروية في السنة النبوية: یہ کتاب قاہرہ سے محب الدین خطیب کی تحقیق سے ۱۳۴۳ھ میں چھپی ہیں۔[۱۰]

۸۔ كتاب المراسيل-في الحديث: یہ کتاب چار دفعہ چھپی ہیں پہلی بار حیدر آباد دکن ہند سے ۱۳۲۱ھ، ۱۳۴۱ھ میں، دوسری بار بغداد سے ۱۳۸۷ھ میں سامرائی کی تحقیق کے ساتھ، تیسری بار شام سے ۱۳۹۷ھ میں شکر اللہ قوجانی کی تحقیق کے ساتھ بیروت سے "اور چوتھی بار دار الکتب العلمیۃ، بیروت سے ۱۴۰۳ھ احمد عصام کی تعلیق کے ساتھ چھپی ہیں۔[۱۲]

آپ کی غیر مطبوع مخطوطات:

١۔اصول السنه واعتقاد الدين، ٢۔كتاب الرَّد على الْجَهْمِية، ٣۔ فضائل الا مام أحمد، ٤۔فوائد أهل الرى، ٥۔فَوَائِد الزائرين ،٦۔الْفَوَائِد الْكُبْرَى، ٧۔كتاب الزّهْد، ٨۔كتاب الكنى، ٩۔كتاب الْمسَائِل۔[١٣]

آپ کے اساتذہ:

جیسا کہ آپ نے کئی دور دراز علاقوں میں سفر کیے تو اسی قدر آپ کی شیوخ کی بھی ایک لمبی فہرست ہے اسی وجہ سے آپ کے اساتذہ بہت زیادہ تھے جن میں سبھی کے نام یہاں ذکر کرنا محال ہے البتہ ذیل میں چند مشہور اساتذہ کے نام مذکور ہیں۔

حجاج بن حمزہ خشابی الرازی، حسن بن عرفہ بن یزید ابو علی عبدی، محمد بن حسان ازرق، ابو جعفر، محمد بن اسماعیل، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، محمد بن مسلم بن وارہ اور مسلم بن حجاج۔[۱۴]

آپ کے تلامذہ:

امام ابن ابی حاتم ایک ممتاز عالم، جدیدیت پسند اور نقاد تھے جن کی یاد لوگوں میں پھیلا ہوا تھا، اور ان کی شہرت تمام اسلامی ممالک میں پھیل گئی۔ آپ دور دراز کے ممالک علم کے حصول کے لئے گیا۔ انہوں نے بہت سارے علوم حاصل کیے اور آپ نے جو کچھ سیکھا مسلمانوں میں وہ عام کیا۔ اس نے بہت سارے لوگوں سے علوم حاصل کیے اور بہت سارے علماء اور محدثین نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ ذیل میں آپ کے مشہور تلامذہ کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ ابو احمد الحاکم الکبیر، ۲۔ ابو حاتم بن حبان السبتی، ۳۔ ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد بن حیان اصبہانی، ۴۔ ابراہیم بن محمد النصر اباذی، ۵۔ احمد بن محمد البصیر، ۶۔ احمد بن محمد بن یزداذ، ۷۔ حمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمٰن بن ایوب بن شریک، الرازی، اصفہانی ۸ ۔ الحسین بن علی حسینک التمیمی،

۹۔ عبد اللہ ابن محمد بن اسد، ۱۰۔ علی بن عبد العزیز ابن مدرک اور ۱۱۔ علی بن محمد القصار[۱۵]

وفات:

امام ابن ابی حاتم محرم ۳۲۷ھ بمطابق ۹۳۸ء، کو شہر رے (طوس، ایران) میں ۸۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔[۱۶]

مبحثِ ثانی: تفسیر ابن ابی حاتم کے چند ضعیف رُواۃ کا تعارفی مطالعہ

ذیل میں ہم چند ضعیف رُواۃ اور اُن کی روایت کردہ احادیث و آثار کا جائزہ لیتے ہیں۔ پہلے راوی کا ترجمہ اور پھر اُن کے متعلق علماءِ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ اُس کی علمی مرتبت معلوم ہو۔

ابنِ ابی نجیح:

آپ کی کنیت ابو یسار تھی، مکہ کے رہنے والے تھے۔ اخنس بن شریک کے غلام تھے۔ ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس کیا کرتے تھے۔ ۱۳۱ھ کو وفات پائی۔[۱۷]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

1-[۵۰] - حَدَّثَنَا، أَبِي ثنا ابو حُذَيْفَةَ، ثنا شِبْلٌ، عَنِ ابن ابی نجیح، عَنْ مُجَاهِدٍ:الم اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ الْقُرْآنِ. وَكَذَا فَسَّرَهُ قَتَادَةُ، وَزَيْدُ بْنُ أسلم.[۱۸]

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ءعن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی سماع کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

ابنِ جریج:

امام حافظ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج رومی، ابو ولید، ابو خالد، اموی۔ اصل رومی تھے۔ مکہ کے فقیہ، حافظ اور ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس اور ارسال کیا کرتا تھا۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ذوالحجہ ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ کو وفات پائی۔[19]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

2-[۵۱] – حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهَا عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ: الم هِيَ فَوَاتِحُ يَفْتَتِحُ اللَّهُ بِهَا الْقُرْآنَ.[20]

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

ابو بکر ہذلی:

سلمٰی بن عبد اللہ بن سلمٰی، بصری۔ منکر الحدیث اور متروک الحدیث راوی ہیں۔ اور ابو حاتم نے ضعیف الحدیث قرار دیا تھا۔ ۱۶۷ھ کو وفات پائی۔[21]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

3-[۵۴] - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْهُذَلِيِّ- يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ: الْكِتَابُ قَالَ: الْقُرْآنُ. قَالَ ابى مُحَمَّدٍ:وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُ ذَلِكَ.[22]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ابو حاتم کا ابو بکر الہذلی کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

ابو عفیف:

عبد الملک بن ابی عیاش الجذامی۔ امام ابن ابی حاتم خود کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ ابو عفیف مجہول ہے۔[23]

امام ابن جوزی نے بھی اسے ابو حاتم رازی کے حوالہ سے مجہول کہا ہے۔[24]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

4-[۶۱]– حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنِ المغيرة ابن مُسْلِمٍ، عَنْ مَيْمُونٍ- أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي وَائِلٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ابو عَفِيفٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ. فَقَالَ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ: يَا أَبَا عَفِيفٍ، أَلا تُحَدِّثُنَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ؟ قَالَ: بَلَى، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُحْبَسُ النَّاسُ يوم القيامة فِي بَقِيعٍ وَاحِدٍ فَيُنَادِي مُنَادٍ: أَيْنَ الْمُتَّقُونَ؟ فَيَقُومُونَ فِي كَنَفِ الرَّحْمَنِ، لَا يَحْتَجِبُ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلا يَسْتَتِرُ. قُلْتُ: مَنِ الْمُتَّقُونَ؟ قَالَ: قَوْمٌ اتَّقَوُا الشِّرْكَ وَعِبَادَةَ الأَوْثَانِ، وَأَخْلَصُوا لِلَّهِ الْعِبَادَةَ فَيَمُرُّونَ إِلَى الْجَنَّةِ.[25]

ابو عفیف کی جہالت کی وجہ سے روایت ضعیف ٹھہرتی ہے۔

ابو معشر:

نجیح بن عبد الرحمن سندی، مدنی۔ بنی ہاشم کے غلام تھے۔ ضعیف اور مختلط راوی ہیں۔ ۱۷۰ھ کو وفات پائی۔[26]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

5-[۹۶] - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثنا ابو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ بِالْكُفْرِ.[27]

روایت میں مذکور راوی: ابو معشر کی ضعف واختلاط کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

ابو ہارون البکاء:

موسیٰ بن محمد۔ اہل قزوین سے تعلق تھا۔ بغداد میں سکونت اختیار کی۔ امام احمد نے اس کو ضعیف قرار دیا۔

اور امام ابن معین فرماتے ہیں: اس لائق نہیں کہ اُس کی روایت بیان کی جائے۔

حافظ ابو زرعہ فرماتے ہیں: میں اُس کی روایت بیان نہیں کرتا۔[۲۸]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

6-[۸۵]- حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابو هَارُونَ الْبَكَّاءُ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ: أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ قَالَ: عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِمْ.[۲۹]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن امام احمد، حافظ ابو زرعہ اور امام ابن ابی حاتم کا ابو ہارون البکاء کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

احمد بن بشیر:

قرشی، مخزومی، ابو بکر، کوفی، ہمدانی۔ عمرو بن حریث کے غلام تھے۔ سچے راوی ہیں لیکن وہم کے شکار ہو گئے تھے۔ ابو زرعہ، ابو حاتم نے سچے، ابو بکر بن ابو داؤد نے ثقہ، نسائی نے غیر قوی، دار القطنی اور عقیلی نے ضعیف، ابن عدی نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ ۱۹۷ھ کو وفات پائی۔[۳۰]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

7-[۱۸۰] - حَدَّثَنَا ابو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ: الْمَطَرُ. قَالَ ابو مُحَمَّدٍ: وَكَذَلِكَ فَسَّرَهُ ابو الْعَالِيَةِ وَالْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٌ، وَعَطَاءٌ وَعَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ، وَقَتَادَةُ وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ وَالسُّدِّيُّ وَالرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ.[۳۱]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن نسائی، دار القطنی، عقیلی اور ابن عدی کا احمد بن بشیر کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

اسحاق بن ادریس:

اسواری، بصری، ابو یعقوب۔ دار قطنی نے منکر الحدیث، یحییٰ بن معین نے کذاب، ابو حاتم نے ضعیف الحدیث، ابن حبان نے سارق الحدیث اور نسائی نے متروک الحدیث قرار دیا ہیں۔[۳۲]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

8-[۷۳] - حَدَّثَنَا أَبِي ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ سَلَمَةَ الأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ جَدَّتِهِ تُوَيْلَةَ ابْنَةِ أَسْلَمَ قَالَتْ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فِي مَسْجِدِ بَنِي حَارِثَةَ فَاسْتَقْبَلْنَا مَسْجِدَ إِيلِيَا فَصَلَّيْنَا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَنَا مَنْ يُخْبِرُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، فَتَحَوَّلَ الرِّجَالُ مَكَانَ النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءُ مَكَانَ الرِّجَالِ، فَصَلَّيْنَا السَّجْدَتَيْنِ الباقيتين مستقبلي الْبَيْتِ الْحَرَامِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَحَدَّثَنِي رِجَالٌ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِينَ بَلَغَهُ ذَلِكَ قَالَ: أُولَئِكَ قَوْمٌ آمَنُوا بِالْغَيْبِ .[۳۳]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دار قطنی، یحیٰی بن معین، ابو حاتم اور امام ابنِ حبان کا اسحاق بن ادریس کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

اعمش:

سلیمان بن مہران اسدی، ابو محمد، کوفی، کاہلی۔ اعمش سے معروف تھے۔ اصل طبرستانی ہے لیکن کوفہ میں (سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ) کے شہادت کے دِن ۶۱ھ کو پیدا ہوئے۔ ثقہ حافظ بالقراءات راوی ہیں لیکن تدلیس کیا کرتا تھا۔ ربیع الاوّل ۱۴۷ھ یا ۱۴۸ھ کو وفات پائی۔[۳۴]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

9-[۶۶] - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا ابو مُعَاوِيَةَ،عَنِ الأَعْمَشِ،عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ذَكَرُوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ وَإِيمَانَهُمْ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيمَانٍ بِغَيْبٍ. ثُمَّ قَرَأَ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ إِلَى قَوْلِهِ: يُنْفِقُونَ.[35]

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ء عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

بشر بن عمارہ:

خثعمی۔ ضعیف راوی ہیں۔ ابو حاتم کہتے تھے کہ حدیث میں قوی نہیں تھے۔ دار قطنی نے متروک الحدیث اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ۲۰۰ھ سے پہلے وفات پائی۔[۳۶]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

10-[۱۰۲] - حَدَّثَنَا ابو زُرْعَةَ، ثنامِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ،أَنْبَأبِشْرُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: عَذَابٌ يَقُولُ: نَكَالٌ.[۳۷]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ابو حاتم، دار قطنی اور امام نسائی کا بشر بن عمارہ کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

حسین بن عثمان بن مزنی:

آپ مرو کے رہنے والے تھے۔ اتباعِ تابعین میں سے ہیں اور سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابنِ حبان کے علاوہ کسی نے اُس کی توثیق نہیں کی ہے۔[۳۸]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

11-[46] - حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِو رِزْمَةَ، ثنا أَبِي ثنا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: الم وحم ون، وَنَحْوِهَا: أَسْمَاءُ اللَّهِ مُقَطَّعَةً.[۳۹]

حسین بن عثمان کی جہالت کی وجہ سے روایت ضعیف ٹھہرتی ہے۔

سعد بن طریف اسکافی:

حنظلی، ابو العلاء، کوفی۔ بخاری نے غیر قوی، ابو داوٗد نے ضعیف الحدیث، ترمذی اور ابن حبان نے احادیث وضع کرنے والا اور نسائی نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ ۲۰۰ھ سے پہلے وفات پائی۔[۴۰]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

12-[۱۱۶]- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدٍ الإِسْكَافِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: الْمَرَضُ مَرَضَانِ: مَرَضُ زِنًا، وَمَرَضُ نِفَاقٍ[41].

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن بخاری، ابو داوٗد، ترمذی، ابن حبان اور نسائی کا سعد بن طریف اسکافی کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

سعید بن ابو عروبہ:

مہران یشکری۔ ابو نضر بصری کے غلام تھے۔ ثقہ اور حافظ راوی ہیں۔ ابوزرعہ اور نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ لیکن تدلیس کیا کرتا تھااور آخری عمر میں اختلاط کے شکار ہوگئے تھے لیکن یزید بن زریع نے اختلاط سے پہلے حدیثیں لی ہے۔ ۱۵۵ھ یا ۱۵۷ھ کو وفات پائی۔[۴۲]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

13-[۶۴] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،حدثني سعيد ابن أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ: هُدًى لِلْمُتَّقِينَ مَنْ هُمْ؟ نَعَتَهُمُ اللَّهُ، فَأَثْبَتَ نَعْتَهُمْ وَوَصْفَهُمْ. قَالَ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ.[۴۳]

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ٔ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

سلمہ بن فضل الابرش:

انصاری۔ ابو عبد اللہ ازرق کے غلام تھے۔ رے کے قاضی رہے۔ سچے راوی ہیں لیکن خطاء کے شکار ہوگئے تھے۔ اوراس کے پاس منکر حدیثیں ہیں۔ امام علی بن المدینی فرماتے ہیں: ہم لوگ سلمہ بن فضل کی بیان کی ہوئی حدیثوں کو پھینک کر شہر "رے" سے نکل گئے تھے۔ ۲۹۰ھ کے بعد وفات پائی۔[۴۴]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

14-[۶۲] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَ ابو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو زُنَيْجٌ، ثنا سَلَمَةُ،عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: فِيمَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَوْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَبِحَمْدِهِ: هُدًى لِلْمُتَّقِينَ أَيِ الَّذِينَ يَحْذَرُونَ مِنَ اللَّهِ عُقُوبَتَهُ فِي تَرْكِ مَا يَعْرِفُونَ مِنَ الْهُدَى وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ بِالتَّصْدِيقِ بِمَا جَاءَ مِنْه [۴۵]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن امام علی بن المدینی کا سلمہ بن فضل الابرش کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سعدی:

ابو جعفر۔ مدینی۔ والد کا نام علی بن المدینی۔ اصل مدینہ کے رہنے والے تھے لیکن بصرہ میں سکونت اختیار کرتے ہیں۔ ضعیف راوی ہیں آخری عمر میں حافظہ اختلاط کے شکار ہو گئے تھے۔۱۷۸ھ کو وفات پائی۔[۴۶]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

15-[۷۲]- حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ نُفَيْعٍ الْحَرَشِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ قَالَ: بالقدر[47].

روایت میں مذکور راوی: عبد اللہ بن جعفر کی اختلاط کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

علی بن ابو طلحہ:

اصل نام سالم بن مخارق ہاشمی، ابوحسن۔ علی بن ابو طلحہ سے معروف تھے۔ بنو عباس کے غلام تھے۔ اصل جزیرہ کے رہنے والے تھے پھر حمص منتقل ہوئی اور وہاں سکونت اختیار کی۔ سچے راوی ہیں لیکن بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ اور عجلی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ لیکن (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے ارسال کیا ہے اور انہیں دیکھا نہیں۔ ۱۴۳ھ کو وفات پائی۔[۴۸]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

16-[۱۴۹] - حَدَّثَنَا أَبِي،ثنابو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ،حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ،عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَة، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:يَعْمَهُونَ قَالَ:يَتَمَادَوْنَ.وَكَذَافَسَّرَهُ،السُّدِّيُّ،وَخَالَفَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا: يَتَرَدَّدُونَ.[۴۹]

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ءعن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی سماع کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

عیاش بن زیاد الباہلی:

مجھے اِن کی حالاتِ زندگی نہیں ملی۔ تفسیر ابنِ ابی حاتم میں یہ نام عیاش ہے جس کی تصریح محققین نے کی ہے۔ جب کہ تفسیر طبری میں عیاش کی جگہ عباس ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود مجھے عباس بن زیاد کی حالاتِ زندگی کا بھی کچھ اتاپتا معلوم نہ ہو سکا۔[۵۰]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

17-[۴۸] - حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا عَيَّاشُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: الٓم، وحم، ون، قال: اسم مقطع[۵۱]

عیاش بن زیاد الباہلی جہالت کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

محمد بن سعد بن بن محمد حسن بن عطیہ العوفی:

محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ ابو جعفر، عوفی۔ تاریخ بغداد میں ان کے بارے میں احمد بن ابی کامل قاضی لکھتے ہیں:

ان کا نسب محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادۃ بن اسد بن لاحب بن عبد بن عامر بن صعصہ بن ظرب بن عمرو بن عیاذ بن یشکر بن الحرث بن عمرو بن قیس بن عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تھا۔ اور خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ حدیث کے معاملے میں ضعیف تھا۔۲۷۶ھ کو وفات پائی۔[۵۲]

حَدَّثَنِي أَبِي:

سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ ابو جعفر عوفی ہیں۔ جن کے بارے میں خطیب بغدادی لکھتے ہیں۔ جہمی ہیں اور اگر جہمی نہ بھی ہوتے تو پھر بھی اس کے اہل نہیں ہوتے کہ ان کی روایت لکھی جائے۔[53]

حَدَّثَنِي عَمِّي الْحُسَيْنُ:

حسین بن حسن بن عطیہ عوفی ہیں، المجروحین میں امام ابن حبان لکھتے ہیں: منکر الحدیث ہیں۔ اعمش کی سند سے غیر متبوع اور مقلوب روایات نقل کرتا ہے۔ اکثر و بیش مراسیل و موقوفات کو مرفوع و مسند بنا کر بیان کرتا ہے۔ اس کی روایت نا قابل احتجاج ہوتی ہے۔[54]

عَنْ أَبِيهِ:

حسن عطیہ عوفی ہیں۔ جن کے معاملے امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: حدیث کے معاملے میں ضعیف تھا۔[55]

۔اور امام بخاری لکھتے ہیں۔لَيْسَ بذاك: یعنی یہ حدیث روایت کرنے کے مستحق نہیں۔[56]

عَنْ جَدِّهِ:

ابو الحسن عطیہ عوفی ہے۔ جو ضعیف اور لیس بشئ ہے کلبی کے پاس جا کر اُس سے تفسیر سنتے اور لوگوں کے سامنے اُس کی غیر معروف کنیت: ابو سعید کی نسبت سے اُسے بیان کرتے جس سے لوگ یہ سمجھ لیتے کہ ان کی مراد سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔[57]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

18-[۱۰۰] - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ العوفي فيما كتب إِلَيَّ حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عَمِّي الْحُسَيْنُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله: ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وَالْغِشَاوَةُ عَلَى أَبْصَارِهِمْ.[58]

روایت میں مذکورہ تمام راویوں کی ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

میمون:

ابو حمزہ اعور، کوفی، راعی، قصاب۔ کنیت سے مشہور تھے۔ ضعیف راوی ہیں۔[59]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

19-[۶۱]– حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنِ المغيرة ابن مُسْلِمٍ، عَنْ مَيْمُونٍ۔ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي وَائِلٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ابو عَفِيفٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ. فَقَالَ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ: يَا أَبَا عَفِيفٍ، أَلا تُحَدِّثُنَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ؟ قَالَ: بَلَى، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُحْبَسُ النَّاسُ يوم القيامة فِي بَقِيعٍ وَاحِدٍ فَيُنَادِي مُنَادٍ: أَيْنَ الْمُتَّقُونَ؟ فَيَقُومُونَ فِي كَنَفِ الرَّحْمَنِ، لَا يَحْتَجِبُ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلا يَسْتَتِرُ. قُلْتُ: مَنِ الْمُتَّقُونَ؟ قَالَ: قَوْمٌ اتَّقَوُا الشِّرْكَ وَعِبَادَةَ الأَوْثَانِ، وَأَخْلَصُوا لِلَّهِ الْعِبَادَةَ فَيَمُرُّونَ إِلَى الْجَنَّةِ.[60]

روایت میں مذکور راوی: میمون کی ضعف کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر:

مخزومی، مصری غلام تھے۔ الضعفاء والمتروکون، میں ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نسائی نے ضعیف اور ابن حبان الثقات میں غیر ثقہ قرار دیا ہے۔ ۱۵۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۳۱ھ کو وفات پائی۔[61]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

20-[۵۹] - حَدَّثَنَا ابو زُرْعَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عن عَطَاءُ ابْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: هُدًى لِلْمُتَّقِينَ تبيان للمتقين.[62]

معنوی اعتبار سے مذکورہ تفسیر ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن نسائی اور ابنِ حبان کا یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر کے متعلق جرح سے سندی اعتبار یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

نتائج تحقیق:

اس مقالہ کی تکمیل کے لیے جتنا مطالعہ کیا گیا اور جن نتائج تک میری فہم پہنچ سکی اس کو ذیل میں مختصراً تحریر کرتی ہوں۔

۱۔ امام ابن ابی حاتم اپنے دور کے ایک عظیم مفسر، محدث، ناقد اور شیخ الاسلام مانے جاتے ہیں۔

۲۔ آپ نے مختلف میادینِ علم میں نہایت عمدہ اور قابل لائق وتحسین کتابیں لکھیں۔

۳۔ آپ کی یہ تفسیر، تفسیر بالماثور کی ایک مصدر ہے اور بعد میں آنے والے علماء نے اکثر اسی تفسیر کا حوالہ دیا ہے۔

۴۔ آپ رحمہ اللہ نے تفسیری اقوال جس طرح ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں اس طرح اُن کی اسناد میں ضعیف رُواۃ بھی پائے جاتے ہیں۔

۵۔ آپ کی تفسیر، تفسیری اعتبار سے قابل اعتماد ہیں لیکن سندی اعتبار سے کوئی نہ کوئی ضعف بھی پائے جاتے ہیں۔

خلاصۂ تحقیق:

میرا یہ تحقیقی مقالہ دو مباحث پر مشتمل ہیں۔ جس کی مزید تفصیل کچھ یوں ہے؛ مبحثِ اول میں امام ابن ابی حاتم صاحب کے حالاتِ زندگی کے بارے میں لکھا جس میں آپ کا نام ونسب، پیدائش اور پرورش، آپ کے علمی اسفار، علمی تصانیف اس میں کچھ مطبوع کتب اور کچھ غیر مطبوع کتب ہے، آپ کے اساتذہ وتلامذہ اور وفات کے متعلق بحث لکھا گیا ہے۔

جبکہ مبحثِ ثانی میں آپ کی تفسیر سے چند ضعیف رُواۃ کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے اور تفسیر سے مذکورہ راوی کی روایت بھی نقل کی گئی ہے۔

حوالہ جات

[1] تذکرۃ الحفاظ، امام ذہبی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ط ۱، ۱۴۱۹ھ، ج ۳، ص ۳۴

Amām Dhāhābĺ : TādhkÍrat Āl-Huffādh, (Dār Āl-Kutub Āl-Ālmiyh, Beirut, Lebenan)Edition: 01, 1419 A.H. Voll 3, Pp34

[2] سیر اعلام النبلاء، امام ذہبی، ت: شعیب الأرناؤوط، ط ۳، ۱۴۰۵ھ، ج ۱۳، ص ۲۶۳ تا ۲۶۵

Zahabi, SyārÚ 'Āglāmi Āl-NublāÚ' Dār ll-HādÍth, CāÍro, Egypt, 1405 A.H, Vol. 13 Pp 263-265

[3] الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم، طبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، دکن، ہند، ط ۱، ۱۲۷۱ھ، ج ۱، ص ۵

Ābn ĀbÍ HātÍm, Āl-Jārh Õā Tāg'dyl, MājlÍs Dārāt Āl-Mā'āgrāf, Hāydār Ābād, Dākān,IndÍā 1271 A.H, Vol. 01, Pp.05

[4] تحفۃ الطالب بمعرفۃ أحادیث مختصر ابن الحاجب، اسماعیل بن عمر بن کثیر، دار ابن حزم، ط ۲، ۱۴۱۶ھ، ص ۴۶۹

That Āl-tālaib, ĀsmaIL Ābn-Í-Kāthair, Dār Ābn-Í-Hāzm,Elation ;2, 1416A.H, Pp469

[5] معجم التاریخ، التراث الإسلامی فی مکتبات العالم، علی الرضا قرہ بلوط، احمد طوران قرہ بلوط، دار العقبۃ، قیصری، ترکیا، ط۱، ۱۴۲۲ھ، ج۳، ص۱۶۸۶ تا ۱۶۸۷، ۴۵۰۵

M'jam Āl-Tārykh, Āl-Turāth Āl-Āslāmy Fy Māktābāt Āl-Ālām, Āhmad tÕrān, Dār Āl-a'qbah qyssiry, tÚrkiyā,Edation;01,1422AH;03, Pp.1686-1687

[6] تحفۃ الطالب بمعرفۃ احادیث مختصر ابن الحاجب، ابن کثیر الدمشقی، ص۴۶۹

That Āl-tālaib, Pp469

[7] معجم التاریخ التراث الإسلامی فی مکتبات العالم، ج۳، ص۱۶۸۶ تا ۱۶۸۷

M'jam Āl-Tārykh, Āl-Turāth Āl-Āslāmy Fy Māktābāt Āl-Ālām,Vol;03, Pp1686-1687

[8] معجم التاریخ التراث الإسلامی فی مکتبات العالم، ج۳، ص۱۶۸۶ تا ۱۶۸۷

Ibed,Vol;03,Pp1686-1687

[9] تحفۃ الطالب، ص۴۸۰

That Āl-tālaib, Pp480

[10] الہدایۃ فی تخریج احادیث البدایۃ (بدایۃ المجتہد لابن رشد)، احمد بن محمد، ت: یوسف عبد الرحمن المرعشلی، دار عالم الکتب، بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۰۷ھ، ج۸، ص۶۷۹

Āl-Hidāyāth Fy Tākhryj Āhādyth Āl-Bydāyāth, Āhmād BÍn Muhāmmād, Dār Ālām Āl-KÚtb, Beirut , Labonan,Edation:01, 1407AH, Vol;08,Pp679

[11] تحفۃ الطالب بمعرفۃ أحادیث مختصر ابن الحاجب، ص۴۹۳

That Āl-tālaib, Pp493

[12] المطالبُ العالیۃُ بِزَوائِدِ المسانید الثمانیۃ، ابن حجر عسقلانی، رسالۃ جامعیۃ، دار العاصمۃ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ، ج۱۵، ص۸۱۵، ۲۲۱

Āl Mātalaib Āl-Ālyh Bai ZaÕāayd Āl-thmānyh Íbn-Í- Hajr, Dār-Āl-gāsaimā, 1420 A.H,Vol;15,Pp815-221

[13] ہدایۃ العارفین أسماء المؤلفین وآثار المصنفین، إسماعیل بن محمد امین بن میر سلیم البابانی، دار إحیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ج۱، ص۵۱۳

Hidāyah Āl-Ā'rifyn Āsmā'Í Āl-muvvlifyn Õ Āthār Āl-mÚsinfyn, Āismāyl bin Muhammad,Dār āihyāÚ al-tarāth, Beirut , Labonan, Vol;01,Pp513

[14] آثار عبد الرحمن بن یحیی المعلمی الیمانی، عبد الرحمن بن یحییٰ، ت: علی بن محمد، دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع، ط۱، ۱۴۳۴ھ، ج۲۵، ص۱۱۶

Ābd Ur Rāhmān BÍn Yāhāyā , Āthār Ābd Ur Rāhmān BÍn Yāhāyā, Reseach: ĀlÍ BÍn Muāmmad, Dār 'gām Āl-FāÕÚd for Publishing, 1434 A.H, Vol. 25, Pp. 11۶

[15] الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم، ج۱، ص۶

Ābn ĀbÍ HātÍm, Āl-Jārh Õā Tāg'dyl, Vol. 01, Pp.0٦

[16] تذکرۃ الحفاظ، ج۲، ص۱۱۲ تا ۱۱۳

Amām DhāhābÍ : TādhkÍrat Āl-Huffādh, Voll۰۲ , Pp۱۱۳-۱۱۲

[17] تہذیب التہذیب، ابن حجر عسقلانی، مطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ، ہند، ط۱، ۱۳۲۶ھ، ج۶، ص۵۴ تا ۵۵، ترجمہ: ۱۰۲

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb, (Matbagth Dāiyrth Āl-Mā'grif Nāzmiyh, India) Edition: 01, 1326 A.H.Vol 06,Pp۵۵-۵٤, Bio no. ۱۰۲

تفسیر ابن أبی حاتم، امام ابن أبی حاتم، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، سعودیہ، ط۳، ۱۴۱۹ھ، ج۱، ص۳۳

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Maktbth Nizār MÚstāfyā Āl bāz .Āl mÚmlikat Úl Ārabyhā Āl SÚyāha ,Adition 3, 1419A.H,Vol 01,Pp33

[19] تقریب التہذیب، ابن حجر عسقلانی، ت: محمد عوامۃ، دار الرشید، شام، ط۱، ۱۴۰۶ھ، ج۱، ص۳۲۶، ترجمہ: ۳۶۶۲

Ābni Hajr: Taqryb Āl- Tahdhyb, Research:MÚhammad Ā'Õāmah, Dār-Rashyd, sham,Edation;01,q406AH, Vol.01, Pp 326, Bio.no3662

[۲۰] تفسیر ابن أبي حاتم، ت: اسعد محمد الطیب، ج۱، ص ۳۳

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp33

[۲۱] تہذیب التہذیب، ج۱۲، ص۴۶، ترجمہ: ۱۸۰

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb,Vol 12 ,Pp 46 , Bio no. 180

[۲۲] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص ۳۴

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp34

[۲۳] الجرح والتعدیل، ابن ابی حاتم، ج۵، ص ۳۶۲، ترجمہ: ۱۷۰۶

Ābn ĀbÍ HātÍm, Āl-Jārh Õā Tāg'dyl, Vol. 05, Pp.362,Bio.no 1706

[۲۴] الضعفاء والمتروکون، ابن جوزی، ت: عبد اللہ القاضی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط۱، ۱۴۰۶ھ، ج۲، ص ۱۵۲، ترجمہ: ۲۱۷۹

Ābni Al-jÕzy, Āl-z 'afā ÕĀl-MatrÕkÕn,Research:Ā'bdÚllaah, Dār Āl-kÚtab, , Beirut , Labonan, Edation.01, 1406AH, Vol. 02, Pp152, Bio no. 2179

[۲۵] تفسیر ابن أبي حاتم، ت: اسعد محمد الطیب، ج۱، ص ۳۵

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp35

[۲۶] تقریب التہذیب، ج۱، ص۵۵۹، ترجمہ: ۷۱۰۰

Ābni Hajr: Taqryb Āl- Tahdhyb,Vol.01, Pp 559, Bio.no7100

[۲۷] تفسیر ابن أبي حاتم، ت: اسعد محمد الطیب، ج۱، ص ۴۱

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp4

[۲۸] التکمیل فی الجرح والتعدیل ومعرفہ الثقات والضعفاء والمجاہیل، اسماعیل بن عمر بن کثیر، ت: ڈاکٹر شادی بن محمد، مرکز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامیۃ وتحقیق التراث والترجمۃ، یمن، ط۱، ۱۴۳۲ھ، ج۱، ص ۲۷۲

Āl-tkmyl fy āl jrha Õ Āl-ta'dyl Õ ma'rfah, Āismyl bin a'mr, Mar āl-na'mān lilbhÚth Õ āl-dirāsāt ilslāmiya, yman,Edation;01, 1432 AH, Vol;01, Pp 272

[۲۹] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص ۳۹

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp39

[۳۰] تقریب التہذیب، ج۱، ص۷۸، ترجمہ: ۱۳

Ābni Hajr: Taqryb Āl- Tahdhyb,Vol.01, Pp 78, Bio.no 13

[۳۱] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص ۵۴

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp54

[۳۲] الکامل فی الضعفاء الرجال، ابو احمد بن عدی جرجانی، ت: عادل احمد عبد الموجود، الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۱۸ھ، ج۴، ص ۵۴۳ تا ۵۴۴، ترجمہ: ۱۵۷

Āl-kāmil fy āl-za'fāvu ālrjāl, ĀbÚ Āhmad Andy jÚrjāny,Research ;Ādil Āhmad, alkÚktab Āl-a'lmyah, , Beirut , Labonan, Edation.01, 1418AH, Vol. 02, Pp٥٤٤-٥٤٣ Bio no. ١٥٧

[۳۳] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص ۳۷

Tafsyir *Íbn-Í-ābĺ Hātim* ,Vol 01,Pp37

[۳۴] تہذیب التہذیب، ج۴، ص ۲۲۲ تا ۲۲۶، ترجمہ: ۳۸۶

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb,Vol 04 ,Pp222-226, Bio no. 386

[35] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۳۶

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp36

[36] تقریب التہذیب، ج۱، ص۱۲۳، ترجمہ:۶۹۷

Ābni Hajr: Taqryb Āl- Tahdhyb, Vol.01, Pp 123, Bio.no 697

[37] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۴۲

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp42

[38] الثقات، ابن حبان، وزارۃ المعارف للحکومہ العالیہ، ہندیہ، ط۱، ۱۳۹۳ھ، ج۶، ص۲۰۸

Āl-Thqāāt, Ābn-Í- Hibbān, Õizārāti Āl-Mā'ārif, Hyidar Ābād, India,Ed ation;1, 1393AH, Vol;06, Pp208

[39] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۳۲

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp32

[40] تہذیب التہذیب، ج۳، ص۴۷۳تا۴۷۴، ترجمہ:۸۸۱

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb, Vol; 03,Pp 473-474, Bio no.881

[41] تفسیر ابن اَبی حاتم، ت: اسعد محمد الطیب، ج۱، ص۴۴

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,44

[42] تقریب التہذیب، ج۱، ص۲۳۹، ترجمہ:۲۳۶۵

Ābni Hajr: Taqryb Āl- Tahdhyb, Vol.01, Pp 239, Bio.no 2365

[43] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۳۵

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp35

[44] تہذیب التہذیب، ج۴، ص۱۵۳تا۱۵۴، ترجمہ:۲۶۵

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb, Vol; 04,Pp 153-154, Bio no.265

[45] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۳۵

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp35

[46] تقریب التہذیب، ج۱، ص۲۹۸، ترجمہ:۳۲۵۵

Ābni Hajr: Taqryb Āl- Tahdhyb , Vol.01, Pp 298, Bio.no 3255

[47] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۳۶

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp36

[48] تہذیب التہذیب ج۷، ص۳۳۹تا۳۴۱، ترجمہ:۵۶۷

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb, Vol; 07,Pp 339-341, Bio no.567

[49] تفسیر ابن اَبی حاتم، ج۱، ص۴۹

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp49

[50] تفسیر طبری، محمد بن جریر طبری، دار التربیۃ والتراث، مکہ مکرمہ، بدون تاریخ وطبع، ج۱، ص۲۰۸، حدیث نمبر ۲۴۱

Muhammad bin tÕbry,Tafsyr tÚbry, Dār Āl.tarbyiah, Makah MÚkrāmah, Vol;01, Pp.208, Hadith.no 241

[51] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص۳۲

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp32

[52] میزان اعتدال فی نقد الرجال، حافظ ذہبی، ت: علی محمد البجاوی، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان، ط۱، ۱۳۸۲ھ، ج۳، ص۵۶۰، ترجمہ: ۷۵۸۳

Amām DhāhābÍ, Myzān Ā'itédāl fy nqdi āl-rijāl, Research ; Ā'li Muhammad ,Dār al-m'ri ftah liltÚbā'ah , Beirut , Labonan, Edation.01, 1382 AH, Vol. 03, Pp560 Bio no. 7583

[53] تاریخ بغداد، خطیب البغدادی، ت: ڈاکٹر بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامی، بیروت، ط۱، ۱۴۲۲ھ، ج۹، ص۱۲۸تا۱۲۹، ترجمہ: ۴۷۴۳

Khtyb bgdādy ,Tārykh bgdād, research ;Bisher a'Úād ma'rÚf ,Dār al.grb āislāmy , Beirut , Labonan, Edation.01, 1422 AH, Vol. 09, Pp128-129, Bio no. 4743

[54] المجروحین من المحدثین، ابن حبان، ت: حمدی عبد المجید، دار الصمیعی للنشر والتوزیع، ریاض، ط۱، ۱۴۲۰ھ، ج۱، ص۲۹۸تا۲۹۹، ترجمہ: ۲۲۹

Ābni Hbān, Āl.majrÚhyn min āl.mÚhdithyn, research; Hamdy, Dār āl.smya', ryāz',edition 01, 1420AH, Vol;01, Pp298-299,Bio.no 229

[55] الجرح والتعدیل، ابن ابی حاتم، ج۳، ص۲۶، ترجمہ: ۱۱۲

Ābn ĀbÍ HātÍm, Āl-Jārh Õā Tāg'dyl, Vol. 03, Pp.26, Bio.no 112

[56] تاریخ الکبیر، امام بخاری، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، دکن، ج۲، ص۳۰۱، ترجمہ: ۲۵۴۲

Āl-ārykh Āl-Kabyr, Āl-BÚkhāry, Dāyirah Āl-Ma'ārif Āl-U'māniyah, Haidarabad, India, Vol;02, Pp;2542, Bio.no 2542

[57] میزان الاعتدال، ج۳، ص۷۹تا۸۰

Amām DhāhābÍ, Myzān Ā'itédāl fy nqdi āl-rijāl,Vol. 03, Pp 79-80

[58] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص۴۱۔۴۲

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp41-42

[59] تہذیب التہذیب، ج۱۰، ص۳۹۵تا۳۹۶، ترجمہ: ۷۱۱

Ābni Hajr: Thadhyb Āl-Thadhyb, Vol; 10,Pp 395-396, Bio no.711

[60] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص۳۵

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp35

[61] الضعفاء والمتروکون، امام نسائی، ت: محمود ابراہیم زاید، دار الوعی، حلب، ط۱، ۱۳۹۶ھ، ص۱۰۷

Āimām nisāy, Āl-z 'afā ÕĀl-MatrÕkÕn,Research:mihmÚd Āibrāhym, Dār Āl.Õa'y,halb,edition 01,1396AH ,Pp107

[62] تفسیر ابن أبي حاتم، ج۱، ص۳۴

Tafsyir *Íbn-Í-ābÍ Hātim* ,Vol 01,Pp34